ارتھ شلوک ۔ آتم بودھ کرکے جو پُرش یا اِستری
پورن ہوں اُنہیں کو پُرش کہا جاتا ہے ۔ اے
ددجوتم ۔ یعنی اے رِشی شریر کرکے یا درشن یعنی خواہ
پُرش روپ میں ہوتا درشن یعنی خواہ اِستری روپ
میں ہو ۔ اے رشی ۔ آتما نہ پُرش ہے نہ استری ہے
اور نہ کلیو یعنی نپنسک ہے ۔ آتما سدیو پلنگ آروپی
ہے ۔ اور شریر کرکے اتھو اسبھاؤ کرکے پرش استری
نپنسک کہلاتے ہیں ۔ یعنی اِستری وہ ہوتی ہے کہ
جس کا یہ سبھاؤ ہو کہ میرا اشسرا ۔ میرا جیٹھ ۔ میرا دیور
میرا پتی ۔ میرا پتر ۔ میرا زیور ۔ میرے کپڑے ۔ میری
سوکن ۔ میری سہیلی ۔ میرا گھر باہر وغیرہ وغیرہ مجھ میں
اِن باتوں میں سے کوئی بھی نہیں ہے ۔ پھر میں اِستری
کیسے ہوں ۔ اور نپنسک وہ ہوتا ہے ۔ جو ہر دہ
میں رہتے ہوئے آتما کو نہ جانے یعنی جڑھ دیہہ کو
ہی اپنا آپ سمجھے اِسلئے اے رِشی تم نپنسک سمان
ہو ۔ تم کام کرودھ لوبھ موہ انہکار کے بس ورت
ہو ۔ یعنی تم کو یہ پانچ پتی سیون کرتے ہیں ۔ اِس لئے
تم اِستری بھی بار انگنا (ویشوا) کے سمان ہو ۔ اور
میں کام کرودھ لوبھ موہ اہنکار کو اپنے بس میں
رکھتی ہوں ۔ اسلئے میں اِن پانچ نکا پتی (پُرش)
ہوں ۔ اِت آدی بچنوں سے رِشی پرسن چت ہوئے
یعنی خوش ہوئے ۔ اور سبھا بھی آنند کو پراپت ہوئی

باجہہ برتی کی آدِد یا (ددویت) بہاؤ کو چھوڑا اور آتم سروپ کو جانا۔ دیکھو آتم پوران ہنجم ادہیائے شلوک ۱۳۱ لغایت ۱۴۰ ۳۴۰۔ اِس سے سری چانک پنڈت کا کہنا بہی ٹھیک معلوم ہوتا ہے۔ کہ اِستری کی بُدہی پُرش کی بُدہی سے جو گنی ہوتی ہے۔ یتہا چانک ستکنگ سری چانک پنڈت برچتنگ (A-B) اے بی اوپادہیا دھارتیا۔ سری جیو انند وِدیا ساگر بہٹا چاریہ برچتیا واکہیا سنکلیتگ یعنی چانک ستک پُستک چہاپہ کلکتہ سرسوتی پریس ۱۸۸۶ء

شلوک ۸۱

आहारो द्विगुणः स्त्रीणां ।
बुद्धिस्तासां चतुर्गुणा ।।
षड्गुणो व्यवसायश्च ।
कामश्चाष्टगुणः स्मृतः ।।८१

ارتھ شلوک۔ اِستریوں کا آہار یعنی بہوکھ پُرشوں کی آپیکہیا (نسبت) سے دوگنی ہوتی ہے۔ اور اِستریوں کی بُدہی پُرشس کی بُدہی کی آپیکہیا سے چارگنا ہوتی ہے۔ اور ساہس یعنی حوصلہ چھہ گنا ہوتا ہے۔ ایسے ہی کام آٹھ گنا ہوتا ہے۔ ناظرین پوشیدہ نہ رہے کہ اصل شلوک سری چانک پنڈت جی کا ہی ہے جویہاں لکھا ہے۔ مگر افسوس کہ ستہ روپی پرکہش کی جڑوں

کو کاٹنے والوں نے اِس میں بھی کچھ تغیر و تبدل کر دیا ہے۔ مجھے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جب اون کو اِس بات سے شرم آئی کہ استریوں کی بدھی بُرشوں کی نسبت چارگنی لکھی ہے۔ تو اونہوں نے بدھی کے لفظ کو نکال کر اُسکی جگہ لجیا رکھدیا۔ افسوس ہے ایسے متعصب اشخاص کی سمجھ پر۔

پوہ پدی ۳

دیوا ہوتی کو یوگیہ کا اوپدیش

سُنا ہے کہ کارتک مہاتم میں گاستری جی کو برہما جی کی استری اور ویدوں کی ماتا کہا ہے۔ اور اُنہوں نے گدی پر بیٹھکر سبہا میں سکہشیا کی ہے۔ اور بہاگوت کے چھٹے ادہیائے میں کپل منی نے اپنی دیوا ہوتی ماتا کو یوگ کا اوپدیش کیا ہے۔ یعنی یوگ لیلا اب سوچو کہ اگر استری کو یوگ کا ادہکار نہ تہا تو کپل منی جی نے اپنی ماتا کو یوگ کا اوپدیش کیوں دیا۔

حوالہ جَین

اِس کے بعد سری مہاستی جی مہاراج نے فرمایا کہ جین سوتر کہشتا نگ گیا تا دہرم کتہا کے ادہیائے آٹھویں میں چو کہا نام کی پرورچکا چار وید کشہانگ کی ویتا (واقف) ہوئی ہے۔ جس نے پُرشوں کی سبہا میں دان دہرم سوچ دہرم کا اوپدیش کیا ایسا لکھا ہے۔

ناظرین چو کہا جین کی سادہوی نہ تہی مگر اُس کا ذکر جین سوتروں میں اِس لئے آیا ہے۔ کہ اُس نے مراج کماری پدم پنڈتہ رلّی کُماری جی سے چرچا کی تہی۔ اِس سے صاف سِدھ ہو گیا۔ کہ امت میں بھی استریاں ودیا پڑھتی تھیں۔ اور دکھشا بھی لیتی تھیں۔ اور عالمہ ہو کر مردوں تک کو بھی ہدایت کرتی تھیں جب گرنتھ یہ کہہ رہے ہیں۔ تو معلوم نہیں کہ پنڈت صاحب نے کس طرح بغیر سوچے سمجھے اپنے ہی گرنتھوں کے برخلاف آپ ہی ایسا سوال کیوں کر بھیجا۔ اِس میں شک نہیں ہے۔ کہ ہندو قوم کے لیڈر ہی خود غرض ہو گئے ہیں۔ یعنی ستہ دہرم کے ایدیشیکون سے دویش رکہنا ہی اعلیٰ دہرم قرار دیا ہے۔ یعنی اِستری جاتی کے سخت دویشی بن گئے۔ انکے تمام حقوق

جنہیں دیئے گئے وید ودیا کا پڑھنا اُن کے لئے قطعی بند کر دیا گیا۔ اِس سے ممکن ہے۔ کہ اُن کی یہ غرض ہو کہ وہ عالمہ نہ ہو سکیں۔ اور جاہل ہی رہیں۔ اور اون کے بچے بھی جاہل ہی رہیں۔ تاکہ ہمارا کوئی مرید بچے سے بوڑھے تک نیک امور میں تمیز کرنے کے قابل نہ ہو سکیں۔ کیونکہ جس قدر مادری تعلیم کا بچے پر نیک یا بد اثر ہو سکتا ہے ویسا کسی دیگر تعلیم سے ہرگز نہیں ہوتا۔ جس سے لوگ جاہل رہکر اپنے لیڈروں کے کہنے مطابق ہی چلتے ہوئے۔ انہی کی ہاں میں ہاں ملاتے رہیں گے۔ غرض ہے کہ اگر آپ اب بھی اپنے ملک کے ہتیشی (خیر خواہ) اپنے آپ کو بنانا چاہتے ہیں۔ تو استریوں کی تعلیم کی کمی کو پورا کرو۔ کیونکہ جبتک اِستریں لائق بنکر اپنی مادری تعلیم کا اثر اپنی اولاد پر نہ ڈالیں گی۔ تو اوس وقت تک بچے لائق نہ ہو سکیں گے۔ اور بچے جب تک لائق نہ ہونگے۔ ملک سے جہالت دور نہ ہوگی اور جہالت کے دور ہونے بغیر اپنے آتمک دھرم اور بیوہار ک دھرم سے واقف نہ ہونگے۔ اور دھرم سے واقف ہوئے بغیر اِس لوک اور پر لوک کے سکھ کا پراپتی نہ کر سکینگے۔

پس آپ کوشش کر کے اِستریوں کے چھینے ہوئے حقوق انہیں واپس دلوا کر اپنے ملک کو پھر اُسی حالت میں لاؤ۔ کہ جو اِس کو اب سے دو ہزار برس پہلے موجود تھی تاکہ گیان کی ترقی سے آپ کی سب بلائیں دور

ہوں۔ ہمارا کام تو کہہ دینا ہے۔ ماننا یا نہ ماننا آپ کا اختیار ہے۔

پوہ بدی ۴

دوسرے سوال کے جواب میں

اِستریوں کا سروگیہ ہوکر اُپدیش کرنا

(۱) اِستری کا تیرتھنکر ہونا۔

ودیہہ دیس متھلا نگری کمبھ راجہ اکھو اگ بنسی پربھاوتی رانی کی کنیاں سری ملی کمُاری جی مہاراج اُنیسویں ترتھنکر ہوئی ہیں۔ جنہوں نے چھہ دیس کے چھہ راجاؤں کو پرتی بودھ کرکے یوگ دھارن کیا ہے۔ اور جنہوں نے سروگیہ ہوکر راجاؤں کی سبھا میں ستہ دھرم کا سروپ پرگٹ کیا ہے، جنکو قریباً پینسٹھ لاکھ (۶۵۰۰۰۰۰) برس ہو چکے ہیں۔

راج کماری سری متی راجمتی جی کا سروگہ ہونا

(۲) متہورا نگری جادو بنسی راجہ اوگرسین کی کنیا شریمتی شری راجمتی جی مہاراج نے یوگ دہارن کر کے اور سری رشبی جی مہاراج جین متی کو اوپدیش کر کے اون کو دہرم میں ڈرڑہ کیا اور پھر سروگہ ہو کر موکہش ہوئیں۔ جنکو قریباً ۸۶۰۰۰ برس ہو چکے ہیں۔ جس کا خلاصہ ذیل میں درج ہے۔

بہت عرصہ ہوا ہے۔ کہ بہارت کہنڈ میں کوشل دلیس دمیتا (اجدھیا) نگری میں ناہبی راجہ ہرو دیوی رانی کا پتر۔ رکہب دیو بہگوان۔ ایکہواک بنس کا شپ گوتری جین دہرم اوتار ہوئے۔ جن کے سنساری اوستہامیں (یعنی جب گرستہہ آشرم میں تہے۔ اُن کے ایک سو پتر تہے اون میں سے دو پتر مشہور تہے۔ ایک بہرتہہ اور دوسرا بہاہوبلی بہرتہہ کا پتر سوریہ جس سے سوریہ بنبی راجہ ہوتے آئے ہیں۔ اور دوسرے کا پتر چندر جس سے چندر بنبی چلا ہے جس کو سوم بنبی یا ہری بنس بہی کہتے ہیں۔ بہت عرصہ کے بعد ہری بنس میں ایک یدو راجہ ہوا ہے۔ جس سے یادو بنبی کہلانے لگے۔ اِن یادو بنبیوں میں تقریباً چھیاسی

۸۴۰۰۰ ہزار برس ہوئے تب دوارکا نگری میں شری کرشن
چندر باسو دیو ہوئے ہیں۔ جنکے پتا کے بڑے بھائی
سمندر بجے کے پتر نیمی ناتھ بائیسویں ۲۲ جین دہرم اوتار
ہوئے ہیں۔ جنکی گرہست آشرم میں سگائی کے لئے متھرا
پوری کا راجہ اوگرسین کی کنیا سری متی راجمتی سری
کرشن جی نے مانگی۔ تب راجہ اوگرسین نے بڑی خوشی
سے سری مد بھگوان نیمی ناتھ جی کو سگائی اور ساتھ ہی
بیاہ کی لگن پترکا (شادی کی خوشخبری) بھیجدی۔ سری
کرشن باسو دیو جی نے سری حال نیمی ناتھ جی کی برات
سجائی۔ سمندر بجے سے لیکر بسودیو تک دشون وشار (دس
کے دس) بھائی پانچ پانڈو کرشن بلیدھر وغیرہ بہت
یادو بنسی برات میں شامل ہوئے بڑی دھوم دھام سے
جوناگڑھ (متھرا) میں راجہ اوگرسین کے دروازہ پر
آئے راجہ اوگرسین نے اس منشا سے کہ اس برات
میں بہت یادو بنسی چندر دیو کے مت کو ماننے والے
ہیں۔ اور بہت کرم کانڈی مینی کریا بادی کئی اگیان بادی
کئی ناستک کوئی رنز برتی والے کوئی پردرتی والے
یعنی کئی (راجہ مانساشی) یعنی مدھیہ مانس کے نہ کھانے
والے اور کئی مانس بھی یعنی مانس آہاری ہیں۔ لیکن
ہم کو تو سب ہی کی خاطر منظور ہے۔ اس لئے ہرک آدمی
پشیوں کے بارے میں بھی بھر دیئے تھے۔ جس وقت سری
نیم ناتھ جی مع تیکوں کا سہرہ باندھے ہوئے رتھ پر

میں سوار ہوکر پروار مہت تورن چھوٹے کو آئے
تو راج محلوں کی اِستریٔیں راجمتی کی ماتا سُبھوا اور
راج متی اور راجمتی کی سکی سہیلیٔیں بڑے اتساہ (خوشی)
سے گھوکھوں میں سے دیکھ رہی تھیں۔ اور پرس پر آپس
میں) ایسا کہتی تھیں۔ کہ راجمتی کے کیسے اوتم بھاگ ہیں۔
جو ایسا شُبھ لکھشن گتی پُرش پتی پا یا ہے۔ اور راجمتی
بھی بہیہ بہرے ہردنے سے نیتروں دوارہ پریم پرگٹ
کرتی ہوئی بھچلی آنکھ دیکھتی ہوئی نیمی جی کے روپ
اور گنوں کی من میں پرسنشا (تعریف) کرنے لگی۔
اور نیم ناتھ جی کے درشن روپی چمک پاکھان (مکناتیس)
نے راجمتی کے من روپی سوچی (سوئی) کو کھینچ کر اپنے
پر ٹھہرا لیا۔ اور سرمتی راجمتی جی بچارنے لگی ہ کہ اس
سویوگ (لائق) پُرش کو دیکھ کر مجھے ایسا پریم اوتپن
(پیدا) ہوتا ہے۔ کہ گویا ہر وس پُرش سے میری پہلے
سے ہی پریتی تھی۔ تبی ایسے کرتے وچارتے (١)
ای ہا (٢) اپو ہا (٣) مگنا (٤) گو بینا۔ یتی ورتی
کرتی ہوئی جاتی سمرن گیان کو پراپت ہوئیں جیسے کوئی
ضرورت پڑنے پر بہت برسوں کی بھولی ہوئی بات
یاد میں لانی چاہیے تو بڑی غور سے یاد میں لاسکتی
ہے پھر اوس درجہ تک ذہن اور من کی طاقت اور صفائی
کی حد سے پہنچ جائے تو یاد آ جائے ورنہ نہیں۔
اسی طرح متی اور شرتی کی زیادہ بو بج لگے تو پچھلی

ذاتی یعنی جنم کی باتیں یاد میں آجاتی ہیں۔ اس کا
نام جاتی سمرن گیا ہے۔

یعنی اس کے معنی یہ ہیں (حصہ ۱ ای ہا) یہ پرش
کہیں پہلے بھی دیکھا ہے۔ (حصہ ۲ اپوہا) کہاں اور کب
دیکھا۔ (حصہ ۳ مگنا) کیا یہ کسی پہلے جنم میں میرا پتی تھا
(حصہ ۴ گوشنا) ہاں ہاں اوہو یہ تو میرا نو جنم سے پریتم
پیارا ہے۔ جب یہ راجہ تھے میں رانی تھی۔ جب یہ
دیو تھے میں دیوی تھی کہیں بہتر بہتر تھے پس راجمتی
اس پچھلی جاتی کے گیان ہونے سے نیم ناتھ جی کی
اتینت انوراگنی (سچے دل سے چاہ مند) ہو گئی
کیوں نہ ہو کسی راستے چلنے سے تھوڑی دیر کے لئے
بتر بہادر ہو جاتا ہے۔ تو وہ جب کہیں مل جاوے تو
اُسے پریم کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ یہ تو پہلا
۹ جنم کی پریتی تھی۔ بس اتنے میں سری نیم ناتھ جی کو
پشواوں کے رونے کی آواز آئی اور اونچی گردن
کر کے ادن زندگی سے بے اُمید ہوتے ہوئے پشواوں
کو دیکھا اور گھبرا کر سارتھی (رتھواں) کو پوچھا کہ
اے سارتھی یہ نازک (پشو پنکھی) زندگی کے خواہش
مند کیوں زد کے گئے ہیں۔ تب سارتھی نے ہاتھ جوڑ کر
عرض کی کہ آپ کی شادی میں مانس اہاری راجاؤں
کے بھوجن کے لئے کام آویں گے۔ تب سری نیم
ناتھ جی مہاراج کے دیا مئی رس بھرے ہردے

سے دیا کا بہاؤ بڑھ کر آنکھوں کے دوارہ ٹپکنے لگا اور سارتھی سے کہا۔ کہ (ہا ہا اکبجنگ) ہائے ہائے اکاریہ میری شادی کے کارن بیئوؤں کا بدھہ (ہنسا) ہوئے ایسی شادی کرانا مجھکو مناسب نہیں۔ یہ لے مگٹ اور کڑے کنگن جلدی اِن پشواؤن کے بندن توڑ اور رتھ کو پیچھے موڑ سارتھی نے ایسا ہی کیا۔ تب کرشن چندر آدی راجاؤں نے رتھ کو آگے سے روک کر کہا۔ اے کل چندر یہ کیا بچارا۔ آدھ بیاہی کو چھوڑ کر جانا پرش کا دہرم نہیں ہے۔ تب سری نیم جی نے فرمایا کہ یہ جیوا نادی کال سے موہے کے پھندے میں ہی پھنسا ہوا۔۔۔۔۔ ۸۴ یونیون (قالب) میں گھومتا چلا آیا ہے۔ اب اس پھند کے توڑنے کا موقعہ ہرگز نہ گنواؤں گا۔ اِس بچن کو سُنکر ایک ہزار راج کمار اور بھی ویراگ کو پراپت ہوئے۔ تب لوکانتک دیوؤں نے اکاس بانی جے کار کر کے کہا کہ آپ دہرم اوتار ہیں۔ آپ گرہست آشرم کو تیاگ کر یوگ دہارن کر دہرم روپ ہوکر دہرم کا پرچار کریں۔ جس سے بہت لوگ راہ راستی پر چل کر اپنا جیون شدھ کر کر بہو ساگر سے ترین تب نیم ناتھ جی مہاراج کو زیادہ ویراگ ہوا اور دوارکا کا راہ لیا۔ اوس وقت نگری کے باشندہ لوگ تعجب ہو کر کہنے لگے۔ یہ کیا سبب ہے دولہا کی برات پیچھے مڑ گئی۔

تب راجمتی جی جو پرمود (خوشی) بھرے ہردے
میں طرح طرح کے اپنے پیارے پتی کے بارہ
میں بھاؤ بنا رہی تھیں۔ وہ رتھ کو مڑتا اور شور
کو بجا دیکھکر حیران ہو کر سکھیوں سے بولی اے
سکھی یہ یادو رائے بجہ بات پیچھے کیوں مڑ گئے
تب کنچکا داسی (خبر دینے والی) نے عرض کی کہ
اے سوامنی پشیوؤں کی سن پکار۔ دیا دل میں دھار
دیا لودیا لتا کے نبھانے کے لئے مڑ گئے ہیں تب
راجمتی جی اس ہردے داہک (دل کے جلانے والی)
ہوگ کو دکھ کو نہ برداشت کرتی ہوئیں۔ غش کھاکر زمین پر
گر پڑی۔ رنگ زرد ہو گیا۔ آنکھیں پتھرا گئیں۔ سر کی
چوٹی کھل گئی چوڑی الگ ہو گئی۔ رتن مئی چوڑیاں
پھوٹ گئیں سکھیں ایک دم چونک اٹھیں۔ کسی نے
راج ورکنیا کا سر اپنے گودے پر رکھ لیا۔ کسی نے
نبض ہاتھ میں پکڑ لی کسی نے ناسا اگر انگلی دھری
کسی نے گلاب چھڑکا۔ کسی نے پنکھا کرا وغیرہ وغیرہ۔
اوپا ئے کرنے سے ہوش آئی تو کہا کہ اے سکھیو
تم نے میرے ساتھ بہت برا سلوک کیا۔ جو اس رچھا
(غش) سے بچا لیا۔ ورنہ اس مورچھا سے ہی اس
دنیا فانی سے پریتم کی جدائی کے دکھ سے اور
تمہارے سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو کر سکھی ہو جاتی تم نے
یہ نہ بچارا کہ یہ راج دلاری کومل انگی (نازک بدن)

پریئے تم (بہت پیارے) پتی کے جدائی کے دکھ
روپی پہاڑ کو اپنے سر پر تا زندگی کیسے نبھائے گی
اور دیکھ اِس کُبجا داسی نے میرے جلے ہوئے دِل پر
کیسا نون ملا ہے۔ کہتی ہے۔ کہ وہ دیالو دیا لتا کے
نبھانے کے لئے چلے گئے ہیں۔ اری مودھا (مورکھ)
جس نے میرے ہردے روپی نیلوفر کے پھول کو جو
ہمیشہ خوشی کے جل میں رہنے والا جس کو برہ (اپنی
جدائی) کی داوانل اگنی (بن کی آگ) کی جہالاؤں
سے جلا کر راکھ کر دیا۔ کیا اِسی کا نام دیا لتا ہے۔
جس نے میرے تُو بھو (جنم) کے پروت سمان بنہہ (الفت)
کو رائی کے سمان بھی نہ سمجھا کیا اِسی کا نام دیالتا ہے
جس نے میری بجر سمان پریتی کی زنجیر کو کچے سوت
کی طرح چھن میں توڑ ڈالی کیا اِسی کا نام دیا لتا ہے
جس نے مجھ کو پشیوں کے سمان بھی نہ سمجھا۔ کیونکہ
پشیوں کی تو دیا کری لیکن میری دیا نہ کری کیا
اِسی کا نام دیا لتا ہے۔ ہا ہا ہا سری نیم ناتھ یادو پتی
نیائنگ بھوندی (انصاف کے سمندر) میرے ساتھ یہ
انیتی جو بنا اپرادھ اتنا دکھ روپ ڈنڈ یا۔ ہا ہا مجھے
کچھ بھی خبر نہ تھی کہ میرے کرم مجھے کیا کیا چرتر
دکھلا دیں گے۔ جاؤ سکھی تم جلدی نیم ناتھ جی کا رتھ
روکو اور میرا سب حال سناؤ۔ اور بڑی حلیمی سے عرض
کرو کہ آپ تو گیان وان ہو جانتے ہونگے۔ کہ یہ نو

جنم کی میری داسی ہے۔ پھر بے گناہ مجھ سے دغا کیا
اِس کا کیا سبب ہے۔ کیا تھو کی میری بُرائی سُنی
کیا کِسی اور اِستری سے آپ کی پریتی ہے۔ وہ یاد
آ گئی کہ مجھے تو وہی منظور ہے۔ اِسے کیا کروں گا۔ کیا
رکسی اور راج کماری نے آپ کے پاس کوئی دوتی
بھیجی۔ کہ میں آپ کے ساتھ شادی کرانی چاہتی ہوں
اِس سے شادی نہ کرنا۔ پس کچھ تو سمجھاؤ۔ جس سے
میرے دل کو شانتی ہو کوتیئوں کا کتھن ہے۔ کہ داسی
نیم ناتھ جی مہاراج کو ملی اور سب حال سنایا۔ تو
نیم ناتھ جی نے سیگر (جلدی) اُتر دیا کہ اے بھدرے
(خوش قسمت) نہ تو میں نے سری متی راج متی جی کی
نِندیہ (بد نامی) سُنی نہ ہی کسی سے میری پریتی ہے۔
اور نہ ہی کسی مانس۔ ہاڈ۔ چام۔ نس۔ میدہ۔ گوُدوغیرہ
میل کی پتلی اِستری سے شادی کرنی چاہتا ہوں۔ کیول
(صرف) اجرا۔ امر۔ مُگتی (شوِ رمنی) سے ہی پریتی ہے
اور اوس سے ہی شادی (اوس کی پراپتی) کو کے
اُسی کے پر مانند کا انبھو کرنے کو سنجم کے لئے
کٹی بدھ (کمر کس) ہوا ہوں اور برس دن تک دان
دیکر آوَس (ضرور) سنجم دھارن کرونگا۔ تب داسی
کچھ بھی کہنے کو سامرتھ نہ ہوئی پیچھے پھر راجمتی جی
کے پاس آئی اور سب برتنت (حوالہ) سُنا دیا
تب سری متی راجمتی جی کو سنجی کی زبانی حالات سُنکر

صبر آگیا۔ اور سکھیوں کی طرف مخاطب ہوکر بولی کہ
اے سکھیو اب میں کِس آسا کے اوپر جیون کا نِربھا
کروں گی بس مناسب ہے کہ میں بھی اپنا جیون گمتی
کا سادھن سنجم میں ہی لگاؤں۔ تب راجمتی کے ماتا
پتا اِس بات کو سُن کر بولے کہ اے پتری تم نے
یہ کیا دچار دچار را ہے۔ کیا ہوا جو نیم ناتھ جی چلے گئے
تیری شادی تو نہیں ہو گئی ہے۔ اور کسی سیوگ دلایق
راج کمار سے شادی کر دیں گے۔ تب راجمتی جی نے
دونوں ہاتھ اپنے دونوں کانوں پر رکھ دئے اور کہا
کہ اے پتا جی ستیوں کا یہ دہرم نہیں ہے۔ کہ جس پر
ایکدفعہ پتی بھاو کر لیا ہے۔ پھر اوس کے سوا دوسرے
کی من مانتر سے بھی بنچھا کرے۔ بیس تو سوا نیم جی کے
جتنے دنیا بھر کے پُرش ہیں۔ سب کو آپ کے سمان یعنی
پتا کے مانند سمجھتی ہوں۔ اِس لئے آپ آگیا دیں تو
میں سنجم دھارن کرکے سادھوئیوں کی سیوا میں اپنا
جیون سدا روں بس ماتا پتا نے آگیا دے دی کہ
کہ اچھا اِس سے اچھا اور کیا ہے۔ پھر سکھیوں نے بھی
عرض کی کہ ہم بھی تمہارے ساتھ ہی دِکھیا لینگی۔ بس
سکھیوں سمیت راجمتی جی نے دِکھیا دھارن کری۔

سری مہاستی راجمتی جی کا سری نیم ناتھ بھگوان کے درشنوں کو جانا

ایک روز کا ذکر ہے۔ کہ ساہد ویثوں کے پر وار سے سری مہاستی راجمتی جی آریا سری نیم ناتھ بھگوان کے درشن کرنے کو چلیں۔تو راستہ میں اچانک کالی گھٹا اُٹھی اور اندھیکار ہو گیا۔اور وائیو کا ویگ بھی زور ہو گیا (یعنی سخت اندھیری چل پڑی) جس سے ایک دوسرے کو ملنا مشکل ہو گیا۔کوئی برکھشہ کی اوٹ میں کھڑی رہ گئی کوئی جھاڑی کوئی پہاڑ کی اوٹ میں کھڑی رہ گئی۔ اور بادل گرجنا لشکنا برسنا بھی شروع ہو گیا۔ تب وہ نوتن (نوجوان) عمر کی ساہدوی راجمتی جی بگٹ (خطرناک) جنگل میں اکیلی کھڑی رہ گئی اور دیکھتی ہے کہ کہیں بسرام کو جگہ ملے۔تب بجلی کے چمکار سے ایک گپھا کا دروازہ نظر آیا اوسمیں پرویش (داخل) ہو گئیں اور اکانت نرجن استھان سمجھ کر بھیگے ہوئے بستروں کو اتار کر چٹان (سلا) پر سوکھانے کے لئے بچھا دئے۔ اوس وقت وہاں

سری نیم ناتھ جی کا چھوٹا بھائی رتھ نیمی سادھو یوگ
سمادھی لگائے اُس گپھا کے اندر بیٹھے ہوئے تھے۔
اُنکی اچانک ایک جنم جات (پیدائش کے وقت)
کی طرح نگن استری پر نظر پڑ گئی۔ کیسے کہ ایک تو
بجلی کی چمکار دوسرے سری متی راجمتی سادھوی کے
کنچن برن۔ تن کی پربھا۔ بتھا سوتر (بجو سودامنی بھا)
یعنی بجلی کی طرح یا سو دامنی یعنی منی جڑت زیور
کے مانند راجمتی کے جسم کی پربھا (روشنی) تھی۔ اس
لئے گپھا میں بھی روشنی نظر آتی تھی۔ رتھ نیمی جی بچارنے
لگے کہ یہاں یہ کون استری ہے۔ کہ جس کا چندرمان
سمان گول مکھ اور مرگ کے تیں سرینکھی آنکھیں
اور کھنڈے کی دھار کی طرح ڈیلوین ناک گول گول
کپول (رہمب او بسٹ (بمب کے رنگ کی طرح سرخ
ہونٹھ) انب کمبھ سمان ٹھوڈی سنکھا ورت اوگریوا
(سنکھ کے مانند گردن) نندا ورت او بخش
(چوڑی چھاتی) کنچن کلس اور کچ (سونے کے کلس
کی طرح گول اور اونچی چھاتیں۔ جھکھو درا (مچھلی
کے پیٹ جیسا پیٹ) بجر کے مدھیہ بھاگ کی طرح
پتلی کمر۔ کیلے کے تھم کی طرح مدئی جانگیں۔ ہاتھی کی
سونڈ کی طرح گول پنڈلیں۔ کچھوے کی طرح گول
چرن۔ کمل نال کی طرح لمبی لمبی بھجا (بان) اور
کمل پتر کی طرح سرخ ہاتھ ہیں۔ ایسے ایک من اودگری

نگہاہ سے دیکھتے دیکھتے پہنچان لی کہ آہا یہ تو اوگرسین کی راج ورکنیا راجمتی ہے۔ جسے تیل چڑھی کو تیاگ کر سری نیم ناتھ جی نے یوگ دھارن کیا ہے۔ بس راجمتی جی کے ایسے روپ کو دیکھ کر رہ نیمی جی کا من جو تپ سنجم سے بس کیا ہوا تھا۔ وہ سنجم کے انکس کو نہ مانتا ہوا قابو سے باہر ہو گیا۔ جیسے کسی کوئی نے کہا بھی ہے۔ دوہا طے

ید یا بدہی وویک بل + یہ بی ہوت ایار
من متھ رہو نہ جگے بن + جہاں ایک نر نار

بس راجمتی کی طرف کو آکر بولے۔ اے سندر روپ والی۔ یہ بچن سنتے ہی وہ شیلا سنبھال سادھو دی۔ جلدی سے اپنے ہاتھ پاؤں کو سنکوچ کر بیٹھ گئیں اور تھر تھر کانپنے لگی اور سوچنے لگی کہ ہائے یہاں یہ کون پرش ہے۔ کوئی بلیچھ نہ ہو جو میرے شیل دھرم کو لوٹ لے۔ کیونکہ پانچہ دھن لٹ جائے تو شاید پھر حاصل ہو جائے۔ مگر برہم چریہ روپی دھن لوٹا ہوا پھر ہاتھ نہیں آتا۔

رہ نیمی جی کا سری مہاستی راجمتی جی سے بچن ۷

رہ نیمی بولے کہ اے بھدرے مجھہ سے مت ڈر۔ میں کوئی نیچ پرش نہیں ہوں۔ میں تو سمندر بجے راجہ کا پتر نیم ناتھ جی کا چھوٹا بھائی اور تیرا دیور رہ نیمی ہوں۔ میں تجھے کلا منا (تکلیف) ۷ نہیں دونگا۔ تجھے دل سے پریم کرونگا۔ میری تیری جوڑی لائق بھوگوں کے ہے۔ منکھشہ جنم (انسانی جسم) بار بار نہیں ملتا ہے۔ اس لئے اِس اپنے روپ ۷ یوبن کو سَپھل کر۔ تب پھر تو راجمتی جی جلدی سے اٹھ کر بستر پہن چونکری لگا کر ہوشیار ہو کر بیٹھ گئیں یہ سمجھہ کر کہ یہ کوئی انجان دشٹ پرش تو ہے ہی نہیں جسکو سمجھانا مشکل ہو کیوں کہ وہ دشٹ اگیانی نہ تو ماں باپ کو مانتا ہے۔ اور نہ دھرم آدھرم کو جانتا ہے۔ اِس لئے اُسکو سمجھانا بہت مشکل ہوتا ہے۔ اور یہ تو گیان وان سریشٹ پرش ہے اِسکا سمجھانا ۷ تو سوگم (آسان) ہے نہ جانے کس کارن سے ڈگ گئے ہیں۔ تب سری راجمتی جی مہاراج سادھوی

رہ نیمی رشی کو اوپدیش دینے لگیں اے راہ نیمی
راج کمار تم نے راج لکشمی کو اور پچاس محل اور
پچاس رانیوں کو کیا سمجھ کر تیاگیں۔ (چھوڑیں)
اور آج کیا سمجھ کر میرے سے بھوگ کرنا چاہتے
ہو۔ رہ نیمی چپ رہا تب راجمتی جی پھر کوپ (غصہ)
میں بھر کر بولیں دھکار ہے۔ تیری ایسی سمجھ پر یتہا
سوتر اتر ادہین کا ۲۲ گاتہا ۴۲ و ۴۳ نمبر۔

धिरत्थु ते जसोकामी जो तं जीविय
कारणा वंतं इच्छसि आवेउं सेयं ते
मरणं भवे ॥४२॥ अहं च भोगरायस्स तं च
सि अंधगवण्हिणो मा कुले गंधणा हो
मो संजमं निहुओ चर ॥४३॥

ارتہہ۔ دھرگ ہو تجھکو اے اجس کے کامی جو تم
اسنجم جیتب کے کارن تتہا تھوڑے جیون کے کارن
بون (الٹی) کیا ہوا بھوگ روپی زہر تسکو پھر (دیر)
پینا چاہتے ہو۔ اس سے تو سرشٹ ہے تجھ کو مرن
ہو۔ یعنی تیاگی ہوئی وستو کو پھر انگی کار کرنا یعنی
اپنے برن کو توڑنے کا پاپ سر پر دھرنا اس سے
تو مر جانا بہتر ہے۔ ۴۲۔